167874-قرض پر سروس فیس لینے کا کیا حکم ہے؟

سوال

سوال : میں ایک گھریلو خاتون ہوں، اوراس وقت گھر میں رہتے ہوئے کام بھی کرتی ہیں، میں ملازمت تلاش کر کر کے تھک چکی ہوں، اس لئے گھر ہی میں شیشے اور برتنوں پر دستکاری کے ذریعے کچھ ڈیزائننگ کرتی ہوں، مجھے اردن میں ایک کمپنی کے بارے میں علم ہوا ہے جو چھوٹے کاروباری منصوبوں کیلئے "تمویلکم" سے موسوم منصوبے کے تحت 400 دینار تک قرض فراہم کرتی ہے، اُنکے اس منصوبے کے ذریعے میں اپنی مصنوعات کو انہی کے شوروم پر فروخت کیلئے پیش کر سکتی ہوں، جب کہ میں گھر ہی میں رہونگی، اسکے لئے 400 دینار قرض کے بدلے میں مجھ پر 13 ماہ کی اقساط 496 دینار بنتی ہیں، جب میں نے ان سے اضافی 96 دینار کے بارے میں پوچھا توانہوں نے کہا : "یہ دفتری فیس ہے" میں نے اس بارے میں سوچا تو میرے ذہن میں خیال آیا کہ ہوسکتا ہے کہ اضافی 96 ریال شوروم کے کرائے، اور میری مصنوعات کو فروخت کرنے پر مامور ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں ہوسکتے ہیں، یہ میرا اپنا اجتہاد تھا، اور میں نے اپنے آپ کو تسلی دینے کیلئے یہ بات کہی، اور مجھے محسوس ہوا کہ یہ سود نہیں ہوگا، لیکن پھر بھی حلال اور بابرکت روزی کیلئے میں نے اس مسئلہ کی تحقیق ٹھان لی، تا کہ مجھے یقین ہوجائے کہ کہ اس طریقہ کار میں سود نہیں ہے۔
اب سوال یہ ہے کہ : مذکورہ بالا طریقہ میں سود ہے یا نہیں؟

پسندیدہ جواب

شرعی قرض یہ ہے کہ : ایسا قرض حسنہ جس میں کسی قسم کے فائدہ یا سود کی شرط نہ ہو، جبکہ قرض خواہ قرض کی فراہمی کیلئے پیش کی جانی والی خدمت کی فیس لے سکتا ہے، شرط یہ ہے کہ یہ فیس خدمت پیش کرنے کے حقیقی مصارف سے زیادہ نہ ہو۔

چنانچہ "اسلامی فقہ اکیڈمی" [مجمع الفقہ الإسلامی] کی تجاویز برائے قرضہ سروس فیس از "اسلامک ڈویلپمنٹ بینک" [البنک الإسلامی للتنمية] میں درج ذیل شقیں موجود ہیں :

1- قرضہ فراہمی کیلئے سروس فیس لینا جائز ہے، بشرطیکہ حقیقی مصارف سے زیادہ نہ ہوں۔

2- حقیقی مصارف سے بڑھ کر جو کچھ بھی لیا جائے گا وہ شرعی طور پر حرام سود میں شامل ہوگا۔

ماخوذاز : "مجلۃ المجمع "شمارہ نمبر : 2، (527/2)، اسی طرح شمارہ نمبر : 3، (77/1)

یہ کیسے پتہ چلے گا کہ فیس حقیقی مصارف پر مبنی ہے یا نہیں، اسکے لئے آپ یہ دیکھیں کہ قرضہ کی مقدار زیادہ ہو یا کم فیس ایک ہی ہوگی، اور قرضوں کی واپسی میں تاخیر پر قرضہ کی رقم اتنی ہی رہے گی۔

واللہ اعلم.